دکاندار کا جھوٹ بول کر کہ "میرے پاس کھلے پیسے نہیں ہیں" چیز بیچنا کیسا؟

ریفرنس نمبر pin 6699
تاریخ 18-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں فروٹ بیچتا ہوں، اس جگہ پہ اور کئی افراد بھی فروٹ کا کام کرتے ہیں، جب کوئی گاہک خریداری کے لیے آتا ہے اور فروٹ خرید کر اس کی قیمت سے بڑا نوٹ دیتا ہے، تو بیچنے والا یوں کہتا ہے کہ میرے پاس کھلے پیسے نہیں، اتنے کا مزید فروٹ خرید لیجئے، حالانکہ اس کے پاس کھلے پیسے ہوتے بھی ہیں اور بعد میں وہ اس چیز کا اظہار بھی کرتا ہے کہ میں نے آج اس انداز سے فروٹ بیچا ہے، حالانکہ میرے پاس کھلے پیسے بھی تھے۔ مارکیٹ میں یہ رواج کافی بڑھتا جارہا ہے اور کچھ لوگ باقاعدہ الگ سے اس طرح کے نوٹ رکھتے ہیں اور گاہک کے سامنے وہی نکالتے ہیں، تاکہ اسے اطمینان ہو جائے کہ واقعی اس کے پاس کھلے پیسے نہیں، حالانکہ اس کے پاس کھلے پیسے موجود ہوتے ہیں۔ دکانداروں کا اس طرح کرنا شرعاً کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اسی طرح کی حرکتوں کی وجہ سے حدیث میں تاجروں کو فاسق و فاجر قرار دیا گیا ہے، ورنہ تجارت بہت عمدہ اور بابرکت چیز ہے، حتی کہ اللہ پاک نے رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے اسی میں رکھے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے خرید و فروخت کے تمام معاملات شریعت کے مطابق سرانجام دیں، اس میں ایسا کوئی بھی کام نہ کریں، جو شریعت کے خلاف ہو کہ اس کی وجہ سے ایک تو (بعض صورتوں میں) گناہ ہوگا اور دوسرا تجارت سے برکت بھی اٹھالی جائے گی۔

اور جہاں تک پوچھی گئی صورت کا تعلق ہے تو یاد رہے کہ "کھلے پیسے ہونے کے باوجود دکاندار کا گاہک کے سامنے بڑے نوٹ نکالنا اور اسے یوں کہنا کہ میرے پاس کھلے پیسے نہیں" تو یہ سخت ناجائز، حرام اور گناہ ہے، کیونکہ یہ جھوٹ اور دھوکہ ہے اور یہ دونوں کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔ نیز دکاندار کا ان گناہوں کا ارتکاب کرنے کے بعد انہیں دوسروں کے سامنے ظاہر کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ بلا ضرورتِ شرعی گناہ کا اظہار بھی گناہ ہوتا ہے۔ مزید یہ بھی یاد رہے کہ جو شخص کوئی بُرا کام شروع کرتا ہے، اس کا گناہ تو اسے ملتا ہی ہے، لیکن بعد میں جتنے بھی افراد اس کا ارتکاب کرتے ہیں، ان سب کا

گناہ بھی شروع کرنے والے کو ملتا ہے اوران کے اپنے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تسعة اعشار الرزق فی التجارة" ترجمہ: رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت میں ہیں۔ (کنز العمال، جلد4، صفحہ30، مؤسسة الرسالہ)

خرید وفروخت میں خلافِ شرع چیزوں کا ارتکاب کرنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، او قال: حتى يتفرقا، فان صدقا وبينا بورک لهما في بيعهما، وان كتما وكذبا محقت بركة بيعهما" ترجمہ: خرید وفروخت کرنے والوں کو خیار حاصل ہے، جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں یا فرمایا: یہاں تک کہ وہ جدا نہ ہو جائیں۔ پس اگر دونوں سچ بولیں اور (بیچی جانے والی چیز کے) عیب کو بیان کر دیں، تو دونوں کے لیے خرید وفروخت میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں، تو ان کی خرید وفروخت سے برکت مٹا دی جائے گی۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، جلد1، صفحہ283، مطبوعہ کراچی)

اور جھوٹ کے بارے میں ارشاد فرمایا: "ايا کم والكذب، فان الكذب يهدى الى الفجور، وان الفجور يهدی الی النار۔ الخ" جھوٹ سے بچو، بیشک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، جلد2، صفحہ339، مطبوعہ لاہور)

اور تاجروں کے بارے میں ارشاد فرمایا: "التجار يحشرون يوم القيامة فجارا ،الا من اتقى الله وبر وصدق" ترجمہ: بروزِ قیامت تاجر گنہگار اٹھائے جائیں گے، مگر وہ جو اللہ سے ڈرے، بھلائی کرے اور سچ بولے۔

(سنن دارمی، جلد3، صفحہ1692، مطبوعہ عرب شریف)

اور دھوکے کے بارے میں ارشاد فرمایا: "من غش فليس مني" ترجمہ: جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں۔ (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں)۔ (الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد1، صفحہ70، مطبوعہ کراچی)

بلاوجہ شرعی گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "كل امتى معافى الا المجاهرين وان من المجاهرة ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله عليه فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستره الله عنه" ترجمہ: میری تمام امت سے درگزر فرمایا جائے گا، سوائے اعلانیہ گناہ کرنے والوں کے اور یہ بھی اعلانیہ گناہ ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ

DARUL IFTA AHLESUNNAT

کرے، پھر صبح اس حال میں کرے کہ اللہ پاک نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ کہے: اے فلاں! میں نے رات کو ایسے ایسے گناہ کیا تھا، حالانکہ رات گزر گئی کہ اللہ پاک نے اس کے گناہ کو چھپایا ہوا تھا اور یہ صبح اسی چیز کو ظاہر کرنے لگا جسے اللہ پاک نے چھپایا ہوا تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ستر المؤمن علی نفسہ، جلد2، صفحہ896، مطبوعہ کراچی)

بُرا کام شروع کرنے کے بعد جتنے بھی لوگ اس کا ارتکاب کریں گے، ان سب کا گناہ بھی شروع کرنے والے کو ملے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا" ترجمہ: جو کسی کو سیدھے راستے کی طرف بلائے، تو جتنے بھی لوگ اس کی پیروی کریں گے، اُن سب کے برابر اس (بلانے والے) کو بھی ثواب ملے گا اور پیروی کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو برائی کی طرف بلائے، تو جتنے بھی لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان سب کے برابر اس کو بھی گناہ ملے گا اور پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (الصحیح لمسلم، کتاب العلم، جلد2، صفحہ341، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03شعبان المعظم1442ھ/18مارچ2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے